بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

کوئی دیکھے یا نہ دیکھے مگر اللہ دیکھ رہا ہے!

ترے ضمیر پہ جب تک نہ ہو نزول کتاب

مفکر اسلام حضرت المخدوم مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی دامت برکاتہم

کی دو اہم اور ایمان افروز تقریریں ہدیہ ناظرین ہیں

بتقریب عقد سعید

کے۔ نور الامین حفظہ اللہ تعالیٰ

(ابن عالیجناب الحاج کے۔ عبدالودود صاحب دام اقبالہ)

باعزیزہ

ناجیہ تہمین حفظہا اللہ تعالیٰ

(بنت عالیجناب کے عزیز احمد صاحب دام اقبالہ)

بروز اتوار ۱۸؍ جولائی ۱۹۹۹ء

پیش کردہ

زینت گروپ آف کمپنیس۔ انڈیا

www.abulhasanalinadwi.org

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

کوئی دیکھے یا نہ دیکھے مگر اللہ دیکھ رہا ہے!

ترے ضمیر پہ جب تک نہ ہو نزول کتاب

مفکر اسلام حضرت المخدوم مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی دامت برکاتہم

کی دو اہم اور ایمان افروز تقریریں ہدیۂ ناظرین ہیں

بتقریب عقد سعید

کے۔ نور الامین سلمہ اللہ تعالیٰ

(ابن عالیجناب الحاج کے۔ عبدالودود صاحب دام اقبالہ)

باعزیزہ

ناجیہ تہمین سلمہا اللہ تعالیٰ

(بنتِ عالیجناب کے عزیز احمد صاحب دام اقبالہ)

بروزِ اتوار ۱۸؍ جولائی ۱۹۹۹ء

پیش کردہ

زینت گروپ آف کمپنیس۔ انڈیا

HAZRATH MAULANA SYED ABUL HASAN ALI NADVI

Born in the year 1914 at Rai Bareli in U.P. he belongs to the family which has maintained the tradition, of offering offsprings of very high calibre, intellectuals and men of letters since generations.

The Maulana has been conferred with the world famuos King Faisal Award in the year 1980. To be concise, he holds the following offices :

Rector	:	Nadwatul Ulama Lucknow India
Member	:	The Executive Committee For Darul Uloom Deoband
Patron	:	Jamia Islamia Bhatkal India
President	:	All India Muslim Personal Law Board New Delhi India
Founder	:	All India Message for Humanity Forum Lucknow India
Chairman	:	Academy of Islamic Research And Publication Lucknow
Chairman	:	World Forum of Islamic Literature Lucknow India
Chairman	:	Managing Committee Shibli Academy Azamgarh India
Chairman	:	Founder member of the Constituent council of the Muslim World league Makkah K.S.A.
Member	:	The Higher Council of the Islamic University Madina K.S.A.
Chairman	:	The Islamic Centre, Oxford University Oxford U.K.
Chairman	:	Foundation for Studies and Research Luxemberg. Germany
Member	:	Academy of Arts and Letters Damascus Syria
Member	:	The Executive Committee of the federation of Islamic Universities Rabat Morocco
Member	:	Academy of Research in Islamic Civilisation Amman Jordan
Member	:	National Foundation for Translation, Research and Studies Carthage Tunisia.

www.abulhasanalinadwi.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمِنْ ايته اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لتسكنوا اليها وجعل بينكم مودة ورحمة ان فى ذلك لايت لقوم يتفكرون

ترجمہ: اور یہ بھی اس کی قدرت کا ایک نشان ہے کہ تم میں سے تمہارے جوڑے باندھنے کو بیویاں پیدا کردیں تاکہ تم ان سے چین اور راحت پاسکو اور تمہارے درمیان چاہت محبت اور مہربانی کے جذبات رکھ دیئے جو لوگ سوچ بچار کرتے ہیں اس میں ان کے لئے بڑی نشانی ہے

(مولانا عبدالکریم پاریکھ صاحب مدظلہ)

کوئی دیکھے یا نہ دیکھے مگر اللہ دیکھ رہا ہے

ألحمد لله رب العلمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين و خاتم النبين محمد وآله وصحبه أجمعين ومن تبعهم باحسان ودعا بدعوتهم الى يوم الدين أمابعد: فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم، يأيها الناس اتقوا ربكم الذى خلقكم من نفس واحدة و خلق منها زوجها وبث منهما رجالا كثيرا ونساء، واتقوا الله الذى تسآءلون به والارحام ان الله كان عليكم رقيبا،

يآأيها الذين امنوا اتقوا الله حق تقاته ولا تموتن الا وانتم مسلمون يآأيها الذين امنوا اتقوا الله وقولوا قولا سديدا، يصلح لكم اعمالكم ويغفر لكم ذنوبكم ومن يطع الله ورسوله فقد فاز فوزا عظيما،

www.abulhasanalinadwi.org

یہ تین آیتیں نکاح کے متقضیات اور نکاح کے عقد صحیح اور ان
سب کے اسلامی فرائض کے متعلق ہیں ان سے بہتر کوئی خطبہ اور دنیا
میں اجتماعیات اور جنسیات اور اخلاقیات کے ماہرین جمع ہوں تو اس سے
بہتر پیغام نہیں دے سکتے، یہ پوری ازدواجی زندگی کیلئے ہدایات اور
پیغام ہے۔

پہلی آیت سورۂ نساء کی آیت ہے اس سورۃ کا نام جس مناسبت
سے رکھا گیا ہے اس سے عورت کا درجہ معلوم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا
ہے " اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو پیدا کیا ایک
اکیلی جان سے، اس میں ایک فال نیک ہے، خوشخبری ہے، کہ اکیلی جان
سے اگر اتنی بڑی ذریت پیدا ہو سکتی ہے جو کہ سارے عالم کو آباد کرے گی
تو دوڑو اس پروردگار سے جس نے اکیلی جان سے پیدا کیا پھر اس کا جوڑا
پیدا کیا، اور پھر اس جوڑے کے ملنے سے بہت سے مرد اور عورتیں پیدا
کر کے دنیا میں پھیلا دیا اور روئے زمین کو ان سے بھر دیا۔ "واتقوا اللہ
الذی تسآءلون بہ والارحام" اس اللہ سے ڈرو جس کے نام پر

تم نے اتنا بڑا سوال کیا، یعنی ایک شریف گھرانے کی دختر کا مانگنا ایک اللہ
کے نام لینے کی برکت سے اور اس پر بھروسہ کر کے ہی ہو سکتا ہے، یہ
اصل میں اس کے نام سے اتنی بڑی چیز حاصل کی اور اتنا مشکل کام آسان
کر دیا تو آئندہ اگر کچھ ہو جائے تو اس کو بھولنا نہیں۔ "واتقوا اللہ
الذی تسآءلون بہ والارحام" اپنے رشتوں کو نہ بھلانا۔ نیا
رشتہ ہو رہا ہے لیکن ماں ماں ہے، باپ باپ ہے، اور بہن بہن ہے، بھائی
بھائی ہے اور سب کے حقوق الگ الگ ہیں۔ "واتقوا اللہ الذی
تسآءلون بہ والارحام ان اللہ کان علیکم رقیبا" اور
تم یہ کہو کہ کون دیکھتا ہے، کون جانتا ہے جو چاہے کریں۔ بے شک اللہ تم
پر رقیب اور نگران ہے۔ ایسا نہیں کہ جب مجلس منتشر ہو گئی تو پھر ہر
ایک آدمی جو چاہے کرے۔

دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور یہ پیغمبر ہی کہہ سکتا
ہے، کوئی دنیا میں ایسے موقع پر ایسے مبارک موقع پر جب شادی کی
مسرت اور مبارکباد کا موقع ہوتا ہے، تو اس موقع پر زندگی کے ایام کو

www.abulhasanalinadwi.org

یاد کرنے اور ایمان پر خاتمہ ہونے کی کوشش کا ذکر۔ خدا کے پیغمبر کے سوا اور کوئی نہیں کر سکتا۔

"اے لوگو! ڈرو اللہ سے جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے، اور نہ مرنا، مت جانا اس دنیا سے مگر ایمان کے ساتھ، یہ رشتہ مبارک، یہ تقریب مبارک، یہ شادی مبارک لیکن اس کو یاد رکھو جب اس دنیا سے جاؤ اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے۔ اور اس کا کلمہ پڑھتے ہوئے جاؤ یہ پیغمبر ہی کہہ سکتا ہے اور کوئی نہیں کہہ سکتا۔

تیسری آیت سورہ احزاب کی آیت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایجاب و قبول سے پہلے اور مہر قبول کرنے سے پہلے، اس کے ادا کرنے کا وعدہ کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، "اے ایمان والو! ڈرو اللہ سے اور "قولوا قولا سديدا" سچی اور پکی بات زبان سے نکالو، یہ نہ سمجھو کہ پہلے کہہ دیا کہ ہاں ہم نے اتنا مہر قبول کیا، کون پوچھتا ہے، کون دیکھتا ہے اور اگر واقعی ذہن میں یہ ہے، کون دیکھے گا، تو ان الله كان عليكم رقيبا، اللہ دیکھنے والا ہے اور اللہ تمہارا نگران اور رقیب ہے۔

ترے ضمیر پہ جب تک نہ ہو نزول کتاب

مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسنی ندوی دامت برکاتہم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين وخاتم النبيين محمد واله وصحبه اجمعين ومن تبعهم باحسان ودعا بدعوتهم الى يوم الدين اما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم لقد انزلنا اليكم كتابا فيه ذكركم افلا تعقلون

(الانبیاء آیت ۱۰)

ہم نے تمہاری طرف ایسی کتاب نازل کی ہے جس میں تمہارا ذکر ہے کیا تم نہیں سمجھتے ؟

میرے دینی اور ایمانی بھائیو! میں سب سے پہلے تو آپ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے مقدر فرمایا، میسر بھی فرمایا اور مقبول بھی فرمایا اور اس کے آثار ظاہر ہیں کہ آپ کے اس شہر مدراس میں قرآن مجید کا درس ہو اور آپ کے سامنے پورا قرآن مجید اس کے معانی و تشریح پیش کی جائے۔

www.abulhasanalinadwi.org

آپ کو اندازہ نہیں کہ اس سے اس شہر پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی کیا رحمتیں نازل ہوئیں میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اس شرف اس سعادت اور اس توفیق کی بنا پر معلوم نہیں کہ اس شہر سے کتنی بلائیں ٹلی ہوں گی اور کتنی نعمتیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے نازل فرمائی ہوں گی جن کا کوئی احساس نہیں کر سکتا احساس تو بڑی چیز ہے ادراک بھی نہیں کر سکتا۔

میں سب سے پہلے آپ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ موقع میسر فرمایا اور اسکی توفیق دی اور اللہ کے ایک مخلص بندے کی زبان سے ایک صحیح العقیدہ، صحیح الفہم، صحیح النسبت اور قران مجید پر نظر رکھنے والے ایک حافظ قرآن ایک عالم وقاری کی زبان سے آپ نے قرآنِ مجید کی تفسیر سنی اس پر آپ کو شکر ادا کرنا چاہیئے۔

میں سب سے پہلے آپ کو یہ مشورہ دوں گا اور آپ سے یہ عرض کروں گا کہ آپ چاہے اپنے دل سے اور چاہے زبان سے اور چاہے دل وزبان دونوں سے اس کا شکر ادا کریں اور اس وقت بھی اس کو ذرا ساذہن میں تازہ کریں اور اس وقت بھی اپنے دل سے اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اے اللہ تیرا فضل ہے، ہم اس قابل نہ تھے۔ وما كنا لنهتدى لو لا ان هدانا الله اگر اللہ ان کو ہدایت نہ دیتا تو کوئی ہدایت دینا والا نہیں تھا۔

تیری آسمانی کتاب، تمام صحف آسمانی میں سب سے معزز، سب

سے محترم، سب سے مشرف بلکہ مشرف شرف بخشنے والی کتاب اور ہم ناچیز بندے تیرے گنہہ گار بندے ہم دنیادار انسان، ہمارے شہر میں اس کو سنایا جائے، اس کی تشریح کی جائے اس سے بڑھ کر اور کیا نعمت ہو سکتی ہے۔

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ بڑے سے بڑا اعزاز اگر مدراس کو ملتا تو اس سے بڑا اعزاز نہیں تھا کہ قرآن مجید سارا کا سارا آپ کے سامنے پڑھا گیا اور اس کی تشریح کی گئی۔

اب میں آپ کے سامنے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ کا حق اور اپنا فرض سمجھتے ہوئے آپ کو ایک خاص نکتہ اور ایک حقیقت کی طرف توجہ دلاتا ہوں' یہ قرآن مجید اپنے معانی' آسمانی مطالب' آسمانی مضامین اور روحانی مضامین اور معراجی مضامین اور مقدس مضامین کے ساتھ ساتھ ہمارے لئے ایک آئینہ بھی ہے کہ ہم کو اس آئینہ میں اپنی صورت دیکھنی چاہئیے کہ ہم کیسے نظر آتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے۔ لقد انزلنا اليكم كتابا فيه ذكركم ہم نے تمھاری طرف کتاب نازل کی جس میں تمہارا تذکرہ ہے یہ بہت بڑی بات ہے۔ سوچنے کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے ایسی کتاب نازل کی کہ جس میں تمہارا تذکرہ ہے' تو ہم کو اپنا تذکرہ تلاش کرنا چاہئے۔ ہم اس میں کس صف میں ہیں، کس گروہ میں ہیں، کس مرتبہ میں

www.abulhasanalinadwi.org

ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں اس کی کیا جزا دے گا۔ ہم نے اس کی کتنی قدر کی ہے۔ ہمیں اپنی صورت 'اپنا چہرہ اس میں تلاش کرنا چاہئے۔ ہمارا جو کردار ہے۔ ہمارا زندگی میں جو طرز عمل ہے اس کو اس کتاب کے نقطۂ نظر سے 'اس کتاب کے آئینہ سے اس کتاب کے چشمہ سے دیکھنا چاہئے اور معلوم کرنا چاہئے۔

میں آپ کے سامنے ایک واقعہ بیان کرتا ہوں۔ ایک بہت بڑے تابعی تھے جن کا نام حضرت احنف بن قیس تھا۔ تابعی کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جنھوں نے ایمان کی حالت میں صحابہ کرامؓ کا زمانہ پایا اور صحابہ کرامؓ کو دیکھا ان کو تابعی کہتے ہیں' صحابیت کے بعد سب سے بڑا شرف تابعیت کا ہے تو حضرت احنف بن قیس تابعی تھے اور اپنے قبیلہ کے بڑے سردار تھے۔ ۷۲ھ میں ان کی وفات ہوئی وہ ایک دن بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی نے یہ آیت پڑھی۔ **لقدانزلنآ الیکم کتابا فیہ ذکرکم افلاتعقلون۔** ہم نے تمھاری طرف کتاب نازل کی جس میں تمہارہ تذکرہ ہے کیا تم غور نہیں کرتے ہو۔ کہنے لگے ارے ہمارا تذکرہ' ہمارا تذکرہ **علی بالمصحف علی بالمصحف**' قرآن شریف لاؤ۔ قرآن شریف لاؤ' میں دیکھوں گا کہ میرا تذکرہ کن الفاظ میں ہے اور مجھے کونسی جگہ دی گئی ہے' کس گروہ میں مجھے جگہ دی گئی ہے اور مجھے کس نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ اب قرآن شریف

ان کے سامنے پیش کیا گیا وہ اہل زبان تھے' عربی اللسان تھے' تابعی تھے' عالم تھے۔ انھوں نے ورق الٹنا شروع کئے۔ دیکھنا شروع کیا دیکھا تو کہیں ایسی تعریف تھی نمونہ کے طور پر پیش کرتا ہوں۔

قد افلح المؤمنون الذین ہم فی صلاتہم خشعون والذین ہم عن اللغو معرضون والذین ہم للزکوۃ فعلون والذین ہم لفروجہم حفظون الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم فانہم غیر ملومین

(سورۃ المؤمنون آیت ۱ تا ۶)

وہ مؤمن کامیاب ہوئے جن کی نمازوں میں خشوع و خشیت طاری ہوگئی ہے اور جو لغویت سے اور ہر لغو کام سے اعراض کرتے ہیں اور جو زکوۃ دیتے ہیں اور جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

انھوں نے یہ پڑھا اور کہا:

انی لا اجد نفسی فی ہؤلاء میں اس درجہ میں اپنے کو نہیں پاتا۔ میں اس میں نظر نہیں آتا پھر دیکھا۔

و عبادالرحمن الذین یمشون علی الارض ہونا و اذا خاطبہم الجہلون قالوا سلما والذین یبیتون لربہم سجدا وقیاما والذین یقولون ربنا اصرف عنا عذاب

www.abulhasanalinadwi.org

جهنم ان عذابهاكان غراما انها سآءت مستقراومقاما

(سورۃالفرقان آیت نمبر ٦٣تا٦٦)

اللہ کے وہ بندے جو زمین پر ہلکے ہلکے چلتے ہیں دبے پاؤں چلتے ہیں اور جب جاہل ان کے منہ لگتے ہیں تو کہتے ہیں کہ بھئی معاف کرنا ہمارا اسلام قبول ہو اور جو اپنی راتیں اس طرح گذارتے ہیں، کبھی کھڑے ہیں اور کبھی بیٹھے ہیں، ساری ساری رات اس طرح گزر جاتی ہے۔

اسی طرح کی مؤمنین کی صفتیں انھوں نے دیکھیں اور انھوں نے کہا میں اپنے کو اس میں نہیں پاتا یہ تو بڑا اونچا گروہ ہے پھر قرآن مجید کھولا پھر بہت بڑے بڑے اولیاء اللہ کی اللہ تعالی نے جو صفتیں بیان کی ہیں، صحابہؓ رسولﷺ کی جو صفتیں بیان کی ہیں مجاہدین ابرار کی جو صفتیں بیان کی ہیں مؤمنین اطہار کی جو صفتیں بیان کی ہیں۔ اولیاء اللہ کی شان بیان کی ہے تو وہ ایک سچے باضمیر انسان تھے وہ دھوکہ نہیں کھاتے تھے۔ صاف کہہ دیتے تھے کہ میں اپنے کو اس گروہ میں نہیں پاتا۔ یہ تو بہت اونچا گروہ ہے۔ اب ایسی آیتیں اگر وقت ہوتا اور موقع ہوتا تو ایسے دس نمونے آپ کے سامنے پیش کئے جاتے کہ جہاں مسلمانوں کی۔ اہل ایمان کی، صحابہؓ رسولﷺ کی، مجاہدین اسلام کی، عبادو زہاد کی بڑی تعریف کی گئی ہے لیکن وہ اپنے کو پہچانتے تھے اور اپنے کو پہچاننے کا مطلب یہ ہے کہ وہ خدا کو بھی پہچانتے تھے۔ جو خدا کو پہچانتے پھر

اپنے کو پہچانے وہی صحیح انصاف کی بات کر سکتا ہے۔ وہ تو یہ کہتے تھے کہ میں اس قابل نہیں ہوں میں تو اس میں نظر نہیں آتا۔

یہاں تک کہ جب ان کے سامنے یہ آیت آئی۔

واخرون اعترفوا بذنوبهم خلطو اعملا صالحاو اخر سيئا۔عسى الله ان يتوب عليهم ان الله غفوررحيم

(التوبہ آیت ۱۰۲)

اللہ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں جنھوں نے اپنے گناہوں کا اقرار کرلیا۔ انھوں نے کچھ اچھے کام کئے اور برے کام بھی ان سے ہوگئے، ملے جلے کام ہیں، حسنات بھی ہیں، سیئات بھی ہیں، عبادات بھی ہیں اور کہیں کہیں تھوڑی لغزشیں بھی ہیں۔ ایک گروہ ایسا بھی ہے وہ ہمیشہ رہا ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ کوئی تعجب کی بات نہیں کہ اللہ تعالی ان کی توبہ قبول کرے بیشک اللہ تعالی غفور رحیم ہے۔

تو انھوں نے کہا کہ ہاں یہاں میرا تذکرہ ہے اور یہ میرا گروہ ہے یہاں ہماری تعریف کی گئی ہے **'خلطوا عملا صالحاواخرسيئا'** ہم ایمان لائے، ہم نمازیں پڑھتے ہیں، ہم رمضان کے روزے رکھتے ہیں اور ہم زکوۃ بھی الحمد للہ دیتے ہیں جس کی توفیق ہوتی ہے، حج بھی ہم نے کئی بار کئے ہیں۔ لیکن کبھی کبھی ہماری زبان سے ایسی بات نکل جاتی ہے جو نہیں نکلنی

www.abulhasanalinadwi.org

چاہئیے۔ نظر ایسی جگہ اٹھ جاتی ہے جہاں نہیں اٹھنی چاہیئے۔ کبھی کبھی غفلت ہو جاتی ہے، کبھی سو جاتے ہیں اور تہجد میں ناغہ ہو جاتا ہے تہجد قضا ہو جاتی ہے۔ کبھی کسی وقت بات کرنے میں ہم کو غصہ آجاتا ہے اور کسی کا حق ہے، ابھی تک ہم اس کو ادا نہیں کر سکے اور جیسی اللہ کے راستہ میں جدوجہد کرنی چاہیئے، اپنا سر کٹا دینا چاہیئے اللہ کے راستہ میں 'اپنا خون بہا دینا چاہیئے جہاد فی سبیل اللہ میں وہ ابھی تک توفیق نہیں ہوئی۔

وہ اپنے خدا کو بھی پہچاننے والے تھے عارف باللہ بھی تھے۔ اور اپنے کو پہچاننے والے تھے عارف بالنفس بھی تھے۔ انھوں نے اپنا مقام پا لیا اور اس جگہ کو دیکھ لیا جہاں وہ خود اپنے کو نظر آتے تھے۔ "و اخرون اعترفوا بذنوبھم" کچھ اللہ کے بندے ایسے بھی ہیں جنھوں نے اپنے گناہوں کا اقرار کر لیا "خلطوا عملا صالحا" اب اگر آپ غور کریں اپنے حالات پر میں آپ کے متعلق نہیں کہتا اور صفائی کے ساتھ اس کی جرأت بھی نہیں لیکن اپنے متعلق کہتا ہوں کہ میں اپنے کو تو یہی سمجھتا ہوں کہ "واخرون اعترفوا بذنوبھم" مجھے اپنے گناہوں کا اقرار ہے 'اپنی کوتاہیوں کا اقرار ہے' "خلطوا عملا صالحا" کچھ اچھے کام بھی کئے ہیں کچھ کوتاہیاں بھی مجھ سے ہوئیں 'لغزشیں بھی ہوئی ہیں دونوں ملی جلی ہیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے بزرگ مقبول بندوں سے بلایا۔ قرآن مجید کا درس لیا مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ سے جو امامِ وقت تھے 'امامِ تفسیر تھے 'پورا قرآن مجید ان سے پڑھا۔ اول سے آخر تک امتحان دیا اور پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے اس عہد کے مقبول ترین بندوں سے اور اولیاء اللہ سے ملایا جن کے نام لئے گئے میرے تعارف میں اگرچہ میں اس قابل نہیں تھا اور پھر اللہ تبارک و تعالیٰ حج کی بھی سعادت نصیب فرمائی اور یہاں تک کہ جو واقعہ بیان کیا گیا اور جس کو سن کر میں شرمندہ بھی ہوا۔ لیکن بہر حال یہ اللہ کی ایک نعمت تھی۔ کہ بیت اللہ شریف کا دروازہ میرے گنہگار ہاتھوں سے کھلوایا گیا۔ کہاں یہ بندہ خاکی و خاطی اور گنہگار اور کہاں وہ اللہ کا گھر کہ جس سے بڑھ کر روئے زمین پر کوئی چیز ہے ہی نہیں۔ قسم کھا کر اگر کوئی کہے کہ روئے زمین پر بیت اللہ شریف سے اونچی جگہ 'مشرف جگہ 'مکرم جگہ 'معزز جگہ ' مقبول جگہ نہیں تو بالکل صحیح ہے۔

یہ گنہگار ہاتھ 'یہ ہندوستانی 'ہندوستان کا مٹی کا ایک بنا ہوا یہ ہاتھ ' یہ اور بیت اللہ شریف کو کھولے اور پھر اتنے بڑے عالم اسلام کے چیدہ و برگزیدہ لوگوں کی موجودگی میں، محض اللہ کا فضل ہے کہ اللہ کے کسی بندے کی دعا تھی۔ ہمارے آباء و اجداد سے کوئی عمل اللہ کو پسند آگیا کہ اللہ نے یہ رتبہ نصیب کیا۔ تو ہم آپ "خلطوا عملا صالحاو اخرسیئا" میں

www.abulhasanalinadwi.org

ہیں بس قرآن مجید کو اس نظر سے دیکھئے کہ آپ کا حلیہ اس میں ملے گا۔

یہ کوئی مرقع نہیں ہے تصویر تو حرام ہے اسلام میں۔ اس میں تصویریں کیا ہوں گی۔ لیکن اس میں ایسی تصویریں ہیں جو تصویروں سے بڑھ کر ہیں، یہ تصویریں جو فوٹوگرافی کی تصویریں ہوتی ہیں یہ کیا ہیں یہ تو ایک دھوکہ ہیں اور یہ جسم جو خاک میں ملجانے والا ہے یہ کب تک قائم رہے گا اس کی کیا تصویر ہے اور اس میں کونسا جمال ہے۔

لیکن وہ تصویر جو اللہ تعالی کی کتاب میں آئے۔ جو حلیہ اللہ کی کتاب میں بیان کیا گیا ہو اس سے بڑھ کر کوئی تصویر ہو سکتی ہے نہ کوئی تشکیل ہو سکتی ہے، نہ کوئی انعام ہو سکتا ہے اور نہ کوئی تشخیص ہو سکتی ہے، تشخیص بھی اس سے بہتر نہیں ہو سکتی۔

بس میرے بھائیو! پہلے تو میں آپ سے کہتا ہوں کہ آپ اللہ کا حقیقتاً شکر ادا کیجئے کہ اللہ تبارک و تعالی نے آپ کو یہ نعمت نصیب فرمائی کہ یہاں پر گیارہ سال بارہ سال کی جو مدت گزری اس میں قرآن مجید کا درس ہوا۔ اس کا ترجمہ ہوا اور حالات کو اس کی روشنی میں دیکھا گیا اور اس کو آئینہ کی طرح سامنے لایا گیا کہ دیکھ لو اپنی اپنی صورتیں۔ دیکھ لو اپنے اپنے چہرے کہ تم کون ہو، کیا ہو، کس گروہ میں ہو۔

اللہ تعالی نے یہ موقع عطا فرمایا کہ آپ حضوری کے ساتھ اور

دھیان کے ساتھ اور صحیح نیت کے ساتھ اللہ تعالی کا اس پر شکر ادا کریں اور اللہ کے جس بندے سے اللہ نے یہ کام لیا اس کا شکر ادا کریں۔ شکر خدا کا لیکن شکریہ اس کا بھی کہ اللہ تبارک و تعالی نے اس کے ذریعہ سے آپ کو قرآن مجید سنوایا۔ اس کا ترجمہ سنوایا۔ یہ بات اس لئے نہیں کہ یہاں پر ماشاء اللہ اتنا بڑا مجمع ہے۔ صرف یہ کافی نہیں بلکہ اس کے دل میں اس پر خوشی ہونی چاہئے اور شکر کا جذبہ ہونی چاہئے اور زبان پر بھی شکر آنا چاہئے کہ الحمد للہ الحمد للہ۔ اللہ نے ہم کو اس قابل سمجھا کہ اس ملک میں جہاں مسلمان اکثریت میں نہیں ہیں۔ یہاں دین خطرہ میں پڑ گیا ہے آئندہ مسلمانوں کی نسل خطرہ میں پڑ گئی ہے کہ یہ مسلمان رہتی ہے یا نہیں۔

میں اس موقع سے فائدہ اٹھا کر آپ سے یہ بھی اپنی اس حاضری کی قیمت وصول کرنے کے لئے اور اس کا شکر ادا کرنے لئے کہہ دیتا ہوں۔ میں آپ کے سامنے قرآن مجید کی یہ آیت پڑھتا ہوں۔ بڑے غور کرنے کی ہے۔

ام کنتم شہدآء اذحضر یعقوب الموت اذقال
لبنیہ ماتعبدون من بعدی قالوا نعبد الهك واله آبائك
ابراهیم و اسمعیل و اسحق الها واحدا ونحن له
مسلمون (سورۂ بقرہ آیت ۱۳۳)

www.abulhasanalinadwi.org

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے قرآن مجید کے پڑھنے والو اور سننے والو اور ایمان والو! کیا تم اس وقت موجود تھے جب حضرت یعقوب علیہ السلام جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پوتے ہیں' حضرت اسحٰق کے بیٹے ہیں جب ان کا اخیر وقت آیا تو ایسے موقع پر جمع ہوتے ہیں گھر کے لوگ جمع ہو جاتے ہیں جب حضرت یعقوب علیہ السلام کے انتقال کا وقت آیا تو انھوں نے اپنے بیٹوں' پوتوں' نواسوں جو سامنے موجود تھے ان سے کہا کہ۔ "**ما تعبدون من بعدی**" میرے بیٹو' میرے پوتو' اور میرے نواسو' مجھے یہ بتادو' یہ اطمینان دلادو' قبل اس کے کہ میں دنیا سے رخصت ہوں۔ "**ما تعبدون من بعدی**" تم میرے بعد کس کی عبادت کرو گے۔ اب کوئی شخص کہتا کہ ارے یہ پیغمبر زادے ہیں۔ انبیا کی اولاد ہیں ان کے بارے میں ذرا بھی شک نہیں کرنا چاہیئے۔ یہ تو پیغمبر زادے ہیں۔ ان کی رگوں میں تو پیغمبروں کا خون ہے' ابراہیم علیہ السلام کا خون ہے' اسمٰعیل علیہ السلام کا خون ہے' اسحاق علیہ السلام کا خون ہے' یعقوب علیہ السلام کا خون ہے' بھلا یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے اور ان صاحبزادوں کو بھی' ان پیغمبر زادوں کو بھی کہنا چاہیئے اور وہ یہ کہہ سکتے تھے کہ دادا جان' نانا جان آپ یہ کیوں پوچھ رہے ہیں۔ آپ کو اس کے پوچھنے کی ضرورت کیا پیش آئی۔ آپ ہمارے بارے میں خطرہ میں ہیں۔ آپ کو ہمارے بارے میں شک ہے کہ آپ پوچھ رہے

ہیں، " ماتعبدون من بعدی " تم میرے بعد کس کی عبادت کرو گے ؟

قالوا نعبد الهك واله ابائك ابراهيم واسمٰعيل واسحق الها واحدا۔

ہم آپ کے معبود کی عبادت کریں گے اور ابراہیم کے معبود کی عبادت کریں گے اور اسمٰعیلؑ کے معبود کی عبادت کریں گے ہم نے دیکھا کیا ہے ہم نے اپنے بزرگوں کو کس کے سامنے سر جھکاتے دیکھا ہے ہم نے کس کو اللہ کے سوا کسی سے ڈرتے دیکھا ہے کیا آپکو ہمارے ایمان کے بارے میں شک ہے ؟ لیکن عشق است وہزار بدگمانی۔

آدمی کو جب کوئی چیز پسند ہوتی ہے اور وہ پیاری ہوتی ہے تو اس کے بارے میں شک ہوتا ہے۔ اطمینان چاہتا ہے۔

میں آپ سے یہ کہتا ہوں اس موقع سے اور اپنی حاضری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اور یہ قرآن مجید ہی کا پیغام ہے، میں قرآن مجید کی آیت کی روشنی میں کہہ رہا ہوں۔ آپ کو اپنی آئندہ نسل کی فکر ہونی چاہیئے کہ آپ کے یہاں گیارہ بارہ برس قرآن مجید کا درس ہوا۔ اور آپ میں سے بیسیوں اور سینکڑوں آدمی آتے رہے، سنتے رہے، کیا آئندہ بھی ہو سکے گا کیا ہماری اولاد میں قرآن کی یہ قدر ہو گی۔ کیا ان کے اندر ایمان کی یہ روشنی ہو گی۔ کہ اگر قرآن مجید کا یہ ترجمہ و تفسیر اس مسجد میں یا کسی مسجد میں ہو تو وہ اس کے لئے کام چھوڑ کر تفریح چھوڑ کر، کھانا پینا چھوڑ کر، آرام چھوڑ کر آئیں۔ اس

www.abulhasanalinadwi.org

کی آپ کو فکر ہونی چاہئے اور اس کا اہتمام ہونا چاہئے۔

اتنا کافی نہیں کہ آپ نے سن لیا۔ آپ کے زمانہ میں قرآن مجید کا درس دس بارہ برس تک برابر ہوتا رہا۔ اس کی تفسیر بیان ہوتی رہی۔ آپ آتے رہے، آپ کو آئندہ کے متعلق بھی اطمینان حاصل کرنا چاہئے اور آئندہ بھی یہ سلسلہ جاری رہے گا اور اس کی شکل یہ ہے کہ کلمۂ توحید اور اس کا مطلب اپنے بچوں کے دل میں اتاریئے، ان کے دماغ میں اتاریئے۔ زبان ہی پر نہیں۔ دل و دماغ میں اتار دیجئے۔ اور پھر اس کے بعد ان کی تعلیم کا انتظام کیجئے اسلامی مکتب ہوں، دینی مکتب ہوں، دینی مدرسے ہوں۔ دینی کتابیں ان کے سامنے آئیں اور وہ پڑھیں۔ اردو جانتے ہوں پھر اردو میں دینیات کی جو کتابیں لکھی گئی ہیں وہ الحمد للہ کسی اسلامی زبان سے کم نہیں ہوں گی۔ وہ سب کتابیں وہ پڑھ سکین، آپ اپنے ہاں ایسے کتب خانے اور دار المطالعہ قائم کریں، محلّہ محلّہ قائم کریں، مسجد مسجد قائم کریں اور ان بچوں کو اس کا شوق دلائیں، بس میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ پہلے میں مبارکباد دیتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ اس کا استحضار ہو یعنی اس پر آپ شکر ادا کریں محض یہ کافی نہیں کہ آج کچھ لوگ باہر سے آگئے ہیں۔ اور جلسہ میں ان کی تقریریں سنیں گے، آج قرآن مجید ختم ہوا ہے، اس کی تقریب ہے۔ نہیں بلکہ اس پر اللہ کا شکر ادا کریں یہاں سے جانے کے بعد بھی کہ اے اللہ تو نے توفیق دی ہمیں اتنا زندہ رکھا۔ اور ہمیں

اس کا موقع دیا کہ ہم نے تیرا کلام، تیرا کلام عالی، تیرا کلام معجز سنا۔ ہمیں اس کی توفیق ہوئی اور پھر اس کے بعد اپنی آئندہ نسل کی بھی فکر کیجئے کہ یہ سلسلہ جاری رہے اور ان کو بھی توفیق ہو اور ان کو بھی اس کا ذوق ہو۔ یہ نہیں کہ وہ جو جدید سیکولر تعلیم وایجوکیشن ہے۔ یہ غیر دینی جو تعلیم دی جا رہی ہے پرائمری اسکولوں میں اور پھر اس کے بعد اسکولوں میں اور کالجوں میں اور پھر وہ جو لٹریچر شائع ہوتا ہے وہ سارا کا سارا بھرا ہوا ہے۔ یا تو اسلام پر حملوں سے یا اگر حملوں نہیں تو اسلام کو نظر انداز کرنے سے، اس کی تحقیر کرنے سے، اس سے استغناء برتنے سے کہ کوئی ضرورت نہیں، یہ زمانہ نہیں ہے اسلام کا وہ تو بہت پرانے زمانہ یعنی چھٹی صدی مسیحی میں آیا تھا۔ تو اس کی آپ کو اپنے بارے میں فکر رکھنی چاہئے۔

آپ کو فرائض کی پابندی، حلال و حرام میں فرق اور قرآن مجید میں جن چیزوں کی فرضیت بیان کی گئی ہے ان کی پابندی اور جن چیزوں سے روکا گیا ہے خاص طور پر شرک اور شرک کی جو تمام شکلیں ہو سکتی ہیں، مظاہر ہو سکتے ہیں جیسے غیر اللہ سے مانگنا۔ غیر اللہ سے اتنا ڈرنا جتنا کوئی خدا سے ڈرے اور غیر اللہ کی ایسی تعظیم کرنا جو اللہ کے لائق ہے اللہ کے لئے ہونی چاہئے اور ان کو اپنا رازق سمجھنا اور ان کو اپنا مشکل کشا سمجھنا اللہ کے سوا کسی سے یہ جائز نہیں اور اس کی بالکل اجازت نہیں اور اس کا کوئی جواز نہیں۔

www.abulhasanalinadwi.org

ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہمارے عقائد بھی درست ہوں،
اعمال بھی درست ہوں اور یہ سلسلہ قرآن مجید کے سننے کا، ترجمہ کے سننے کا، درس میں شریک ہونے کا، اس کی قدر کرنے کا، اس کی اہمیت سمجھنے کا اور اس پر اللہ کا شکر ادا کرنے کا، فخر کرنے کا یہ آپ میں اور آپ کے بعد کی آئندہ نسلوں میں بھی جاری رہے۔ اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا شکرانہ اس اللہ کی نعمت کے لائق عمل بس یہ ہے - یہ نہیں کہ بس شریک ہوئے اور اس کے بعد زندگی آزاد گزر رہی ہے۔ وہاں درس میں سنا تھا کچھ، کر رہے ہیں کچھ وہاں کچھ عقائد بتائے گئے تھے اور کچھ اعمال واخلاق سکھائے گئے تھے، یہ نہیں! بلکہ ہماری زندگیوں کو قرآن مجید کے سانچہ میں کم از کم اسلام کے سانچہ میں ڈھل جانا چاہیئے۔ ہمیں بالکل ایک نیا انسان بن کر نکلنا چاہیئے۔ جس کے عقائد بھی درست ہوں، جس کے اخلاق بھی درست ہوں، جس کی معاشرت بھی درست ہو، اور جس کا حال بھی درست ہو، اللہ سے ڈرنے والا، آخرت پر یقین رکھنے والا، ثواب کا حریص اور گناہ سے خائف اور اس سے لرزاں و ترساں اگر ہو چکا ہے تو اس سے توبہ کریں اور اگر نہیں ہوا ہے تو اس سے خائف رہیں۔ یہ سب قرآن مجید کے درس کی قیمت ہے۔ اگر کہنا صحیح ہو، درس کا احسان ہے، درس کا شکرانہ ہے۔ یہ سب چیزیں آپ میں پیدا ہونی چاہیئے۔ آپ کی زندگی کا سانچہ بدل جانا چاہیئے۔ آپ کا کیریکٹر بدل جانا چاہیئے

آپ کے عقائد قرآن کے سانچے میں ڈھلے ہوئے ہونا چاہئیے
میں باوجود اپنی بیماریوں اور اپنی کمزوری کے قرآن مجید کی عظمت کی وجہ سے، اس نسبت کی وجہ سے اور پھر جناب قاری محمد قاسم صاحب، اللہ تعالیٰ ان کی عمر دراز کرے، ان سے جو تعلق ہے کہ ہمارے استاذوں کے خاندان سے انھوں نے استفادہ کیا ہے اور وہ بھوپال کے اسی شہر کے رہنے والے ہیں جس شہر کے استاذوں سے ہم نے عربی سیکھی اور جن سے پڑھ کر ہم اس قابل ہوئے کہ ہم عربی پڑھ سکیں۔ بول سکیں، اور عربوں سے خطاب کر سکیں۔ تو ان دونوں چیزوں کا خیال کر کے میں حاضر ہو گیا ورنہ حقیقت میں میں اس قابل نہیں تھا کہ لمبا سفر کروں اور کہیں دیر تک بیٹھوں اور زیادہ مجاہدہ کروں۔ اس لئے میں آپ سے اجازت چاہتا ہوں معذرت کرتا ہوں اور آپ کو پھر مبارکباد دیتا ہوں اور پھر اس کی بھی دعوت دیتا ہوں کہ یہ سلسلہ برابر جاری رہے۔ آپ کی زندگی بھر جاری رہے۔ اور آئندہ بھی جاری رہے اور اپنی نسل کو بھی اس کے لیے تیار کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ واخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين.

www.abulhasanalinadwi.org